www.novelsclubb.com
خوابیدہ
جویریہ عمران

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

0325712184218

خوابیدہ

از قلم

جویریہ عمران

قسط نمبر2

ایبٹ آباد کی سرد شام میں اندھیرا اپنے سائے ہر سُو پھیلانے کی کوشش میں تھا، ایسے میں وہ تینوں نفوس خوش گپیوں میں مصروف گھر کے اندر داخل ہوتے ہیں۔

لیں آ گئے ہیں آپ کے لاڈلے۔ ذوفشاں نے مرینہ بیگم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

کُمیل، دائس اور عرش کو گھر کے اندر آتا دیکھ کر اُن کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی

www.novelsclubb.com

اُن تینوں نے باری باری سلام کیا۔

میں آج بہت خوش ہوں بہت بہت مبارک ہو پی۔ایم۔اے میں سلیکشن کی بیٹا۔اللہ تم لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کرے آمین۔

آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے آنی، دائس اور عرش نے مبارکباد وصول کرتے ہوئے کہا، کُمیل اگر تم بھی دلچسپی ظاہر کرتے تو ان دونوں سے پہلے وہ تمہیں سلیکٹ کرتے۔

ارے شیریں گلﷺ (کُمیل نے جب سے ہوش سنبھلا تھا تب سے ماں کی جگہ مرینہ بیگم کو ہی دیکھا تھا وہ اُنہیں پیار سے شیریں گلﷺ کہتا تھا) آپ کو پتا تو ہے کہ میں صرف بابا کے کہنے پر گیا تھا وہاں ، مجھے نہیں جانا پی۔ایم۔اے اور ویسے بھی مجھے اور بی کو لاء میں ایڈمیشن لینا ہے، کیوں بی؟

ہاں نا! ہم دونوں کو مسیٹس یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے رہے ہیں ذوفشاں نے بھی کُمیل کی ہاں میں ہاں ملائی۔ابراہیم ہاوس کے باقی مکین بھی لاؤنج میں جمع ہو چکے تھے۔

عرشام میں نے تمہیں بہت مِس کیا، ہشام نے عرش کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا

چاچو کہتے ہیں ہاشی۔صیام ابراہیم نے اپنے 10 سالہ بیٹے کو ٹوکا۔

ہشام کی بچپن سے عادت تھی کہ وہ عرش اور ذوفشاں کو اُن کے ناموں سے بُلاتا تھا۔

کچھ نہیں ہوتا لالہ کہنے دیں، عرش نے ہاشی کو پیار کرتے ہوئے کہا

عرشام ایک بات پوچھوں، ہاشی نے عرش سے پوچھا

ہاں پوچھو ہاشی، عرش نے اُس کے بال بگارتے ہوئے کہا

تم اپنی بیٹی کا کیا نام رکھو گے؟

ہاشی کے سوال پر جہاں عرش شرمندہ ہوا تھا وہاں سب گھر والوں کے چہرے پر دبی دبی ہنسی آئی تھی

جاؤ ہاشی میرے لئے پانی لاؤ۔اب بات مت گھُماو عرشام مجھے بتاو نا

www.novelsclubb.com

میں تمہیں دے دوں گا تم رکھ لینا نام۔ عرش نے موضوع سے جان چُھڑاتے ہوئے کہا

لیکن مُقابل بھی ہشام تھا۔

اووا چھا اچھا جیسے ہم نے تمہیں ذوفی دی ہے۔

عرش نے باقاعدہ اُس کے مُنھ پر ہاتھ رکھ دیا اور اُٹھاتا ہوا اندر ذوفشاں کے کمرے میں لے گیا اور ذوفی کے بیڈ پر لا کر پٹخ دیا۔

بی اس کی زبان بند کروالو پلیز۔ عرش کہہ کر باہر چلا گیا

ہاشی یہ کیا باتیں کرتے ہو مجھے اندر سب سُنائی دے رہا تھا۔ ذوفشاں تھوڑا برہم ہو کر بولی

ذوفی ایک بات پوچھوں۔۔ گویا اُس پر کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوا تھا

ہاں پوچھو۔ ذوفی نے دانت پیستے ہوئے کہا

تم اپنی بیٹی مجھے دے دو گی نا؟ کیا معصومیت سے سوال کیا تھا ہشام نے،

ذوفی کا دل چاہا کہ اپنا سر پِیٹ لے۔ تمہیں بیٹی دینے سے بہتر ہے کہ میں بیٹی پیدا ہی نہ کروں اب خدارا چُپ ہو جاؤ اور سو جاؤ۔

www.novelsclubb.com

تمہاری بیٹی میں ہی لوں گا تم دیکھ لینا۔۔ ہشام مُنھ بسورتا سونے کے لئے لیٹ گیا۔

وہ بہت خوش لگ رہی تھی، بھورے رنگ کے لونگ کوٹ اور بھورے رنگ کے جوتے پہنے وہ اپنے حسین سفر کی طرف رواں دواں تھی، وہ اُس سے ملنے جارہی تھی، ہاں اتنے وقت کے بعد آخر اُسکی خواہش پوری ہورہی تھی۔ اُسنے دروازے پر پہنچ کر چشمہ آنکھوں سے ہٹایا، ایک لمبی سانس لی اور آنکھوں میں نمی اور چہرے پر مسکراہٹ لئے اُسنے دروازہ کھٹکھٹایا۔

پورے بیڈ پر کتابیں بکھری ہوئی تھیں، لیپ ٹاپ کی روشنی میں اُسکا چہرہ مزید روشن ہو رہا تھا، پیشانی پر لکیریں واضح تھیں، وہ اپنی یونیورسٹی کا کام کرنے میں محو تھی کہ دروازے پر دستک کی آواز سُن کر وہ دروازہ کھولنے گئی اور دروازہ کھولتے ہی وہاں موجود وجود کو دیکھ کر اُسکی چیخ بنتی تھی

www.novelsclubb.com

ایمییی۔۔۔ حریم نے ایمن کو گلے لگاتے ہوئے کہا

سرپرائز سرپرائز۔۔ ایمن نے مسکراتے ہوئے کہا

حریم اور ایمن کی دوستی آن لائن ہوئی تھی بلآخر اُن کے درمیان موجود فاصلے ختم ہو گئے تھی، اب ایک دوسرے کو اپنے سامنے دیکھ کر دونوں کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں۔

باہر کھڑا کرنے کے لئے اتنا پیار دِکھا رہی تھی کیا؟ ایمن نے آنکھیں ٹپٹپا کر معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا

ارے اندر آؤ خوشی میں، میں بھول گئی تھی، حریم نے آنکھوں میں اُمڈتی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا، چلو آو اندر چلیں وہ ایمن کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئی

سلطان صاحب اور اُنزیلا لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے، چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

السلام علیکم! ایمن نے دونوں نے سلام کیا

وہ دونوں سوالیہ نظروں سے ایمن کو دیکھ رہے تھے

ممی بابا یہ میری پیناڈول ہے مطلب میری دوست ایمن ہے کچھ دِن پہلے ہی ایبٹ آباد شفٹ ہوئی ہے۔

www.novelsclubb.com

ارے بیٹا آؤ بیٹھو۔ سارا دن حریم تمہاری باتیں ہی کرتی ہے۔ اُنزیلا بیگم نے ایمن کو پیار کرتے ہوئے کہا

میں بھی آپ لوگوں کو تعارف کرواتی ہوں، یہ ہے حریم سلطان میری لائف لائن، پائپ لائن اور گیس لائن۔

ایمن کے ایسے تعارف پر سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔۔۔

سلطان صاحب نے دل ہی دل میں دونوں کی نظر اُتاری تھی اور ہمیشہ ساتھ رہنے کی دُعا کی تھی۔

آج کا سارا دن وہ دونوں ساتھ گزارنے والی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

ابراہیم ہاوس کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے یہاں کوئی جنگ لڑی گئی ہو لیکن نہیں یہ رمضان کی تیاریاں تھیں جو مرینہ بیگم ہر سال کیا کرتی ہیں۔

سارا سامان لاؤنج میں بکھرا پڑا تھا۔

ارے شیریں گل،اپنے نئی ماسی رکھ لی اور بتایا بھی نہیں۔ کُمیل ابراہیم ہاوس میں داخل ہوتے ہوئے ذوفشاں پر چوٹ کرتا ہوا بولا جو کہ پردے دھو رہی تھی۔

ذوفشاں نے اُسے خونخوار گھوری سے نوازا اور اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

چچ چچ بھئی ماسی میں تو بہت ایٹیٹیوڈ ہے۔۔۔ کُمیل بھی کہاں پیچھے ہٹنے والوں میں سے تھا

ذوفیشاں نے فلائینگ چپل کُمیل کی طرف پھینکی جو کُمیل نے بڑی مہارت سے کیچ کر لی اور اپنی جان بچا کر اندر کمرے میں بھاگ گیا۔۔

----

www.novelsclubb.com

اس وقت وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہا تھا کہ جب اُس کے فون کی گھنٹی بجی، فون پر آتا نام دیکھ کر اُسے اپنی روح میں سکون اُترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

السلام علیکم باباجان! کیسے ہیں آپ؟ کب آرہے ہیں؟ کُمیل نے فون اُٹھاتے ہی سوالوں کی بوچھار کردی۔

ارے کُمیل بریک لگاؤ کیا ہوگیا ہے، میں بلکل ٹھیک ہوں۔

کب آرہے ہیں آپ؟ اُسنے بے چینی سے پوچھا

یار کام بہت ہے عید کے بعد آؤں گا۔ فرہاد صاحب نے اُسے تنگ کرتے ہوئے کہا

بابا آپ نے تو کہا تھا کہ عید ساتھ کریں گے۔ دوسری طرف اُنہیں کُمیل کی مایوسی بھری آواز سُنائی دی

روکیوں رہے ہو، مزاق کررہا تھا آرہا ہوں اور وہ بھی کل شام میں۔۔ فرہاد صاحب نے اُسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے کہا

سچی بابا؟ میں آپ کا انتظار کروں گا بس جلدی جلدی آجائیں آپ۔

ٹھیک ہے بیٹے کل ملاقات ہوگی۔ مجھے ابھی کام ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں

www.novelsclubb.com

اوکے بابا! خدا حافظ

کُمیل کی خوشی دید کے قابل تھی۔ لیکن خوشیاں۔۔ خوشیاں اپنے ساتھ غم بھی لاتی ہیں اور پھر جن کے امتحانات زیادہ ہوں اُن کے درجات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

دائس ذرا انکل جاوید کی طرف جانا آنٹی کو کوئی کام ہے۔ عرش نے مصروف انداز میں دائس کو حکم دیا

دائس کو چارو ناچار جانا پڑا۔

جاوید صاحب کے گھر داخل ہوتے ہی اُسے سامنے ہی ایمن دِکھ گئی تھی، اُس کے ہاتھوں میں ایک فریم اور ہتھوڑا تھا اور کچھ کیل زمین پر بکھرے ہوئے تھے۔

سیاپا کوئن اور اُس کے سیاپے ہونہہ۔ مُنہ میں بڑبڑاتا وہ آگے بڑھا اور گلا کھنکھارتے ہوئے بولا،

آہم آہم عرش کہہ رہا تھا کہ کوئی کام ہے۔

ہاں یہ کچھ فریمز ہیں بس یہی لگانے تھے۔ایمن نے فریمز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

ہمم لاؤ میں لگا دیتا ہوں دائس نے اُسکے ہاتھ سے ہتھوڑا لیا وہ کیل ٹھونکنے کے ساتھ ساتھ گُنگُنا بھی رہا تھا۔

ایمن زیادہ دیر چُپ تو رہ نہیں سکتی تھی اُسکی زبان میں کُھجلی ہو رہی تھی بلآخر بول پڑی

کتنی بے سُری آواز ہے یار۔۔ایمن نے خاصی اُونچی آواز میں کہا مقصد دائس کو سُنانا تھا۔

مجھے سب سُنائی دے رہا ہے مس ایمن۔دائس بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا

توآپ کو سُنانے کے لئے ہی بولا ہے کہ شاید شرمندہ ہو کر ہی چُپ ہو جاؤ۔

لڑکیاں مرتی ہیں میری آواز پر۔وہ آخری فریم لگا کر اُس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

ہاں اُن کا مرنا ہی بنتا ہے ایسی آواز سُن کر۔ایمن نے آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے کہا

اپنے قد کے مطابق باتیں کیا کرو مس ایمن عُرف سیاپا کوئن۔

ایمن کو تو صدمہ ہی لگ گیا تھا کیسے وہ اُسکے چھوٹے قد پر چوٹ کر گیا تھا ہاں اُس کا قد صرف

دائس کے مقابلے میں چھوٹا تھا اور اوپر سے سیاپا کوئن۔

تمھیں تو میں دیکھ لوں گی غریبوں کے عاطف اسلم ہو نہہ۔

ہاں دیکھ لینا مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔دائس اُسے مزید تپاتا وہاں سے چلا گیا۔

ایمن پیر پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

السلام علیکم سر! سر باہر گاڑی تیار ہے۔ایک آفیسر نے آکر بریگیڈئیر فرہاد کو اطلاع دی

ہاں بس میں نکل ہی رہا تھا جانے سے پہلے ایک راؤنڈ لے کر جاتا ہوں۔

یس سر! آفیسر سلیوٹ کرتا چلا گیا۔

راؤنڈ کے دوران ٹریز کی ایک گولی اُنکا سینا چیرتی ہوئی نکل گئی، ایک ذرا سی غلطی سے اُنکی جان چلی گئی۔ جب قسمت پلٹا کھاتی ہے تو ایک دم سے سب بدل جاتا ہے۔

جیسے اب سید کُمیل حیدر کی زندگی بدلنے والی تھی۔

ابراہیم ہاوس میں اس وقت سناٹا تھا، شہرِ خاموشاں جیسی خاموشی، سب کے لیے یہ ناقابلِ یقین تھا۔ سب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ کچھ دیر پہلے ہی اُن کو فرہاد صاحب کی شہادت کے بارے میں پتا چلا تھا۔ کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ کوئی کُمیل کو بتادے۔

مرینہ بیگم نے کُمیل کو بتانے سے منع کیا تھا کچھ دیر میں عرش، دائس اور ذافشاں کا بھائی میجر پہلاج جسدِ خاکی لانے والے تھے، اُنہوں نے ذوفشاں سے کہا تھا کہ بس کُمیل سے کہو کہ آج افطاری ہمارے ساتھ کرے۔

ذوفشاں نے خود کو کمپوز کر کے کُمیل کو فون کیا، جو اُسنے دوسری بیل پر ہی اُٹھالیا تھا

کُمیل کدھر ہو؟ ماما کہہ رہی ہیں کہ آج افطاری یہاں آکر کرنا۔

کیوں کام چور زوفشاں نے اپنے ہاتھوں سے میرے لئے پکوڑے بنائیں ہیں؟ کُمیل نے اُسے تنگ کرتے ہوئے کہا

ہاں بس تم آجاؤ۔ زوفشاں نے ڈھیروں آنسو اپنے اندر اُتارتے ہوئے کہا

فلحال میں بہت تھکا ہوا ہوں، سونا چاہتا ہوں، افطار سے 10 منٹ پہلے آؤنگا۔

زوفشاں سے مزید بولا نہیں گیا اور اُسنے فون بند کر دیا

کچھ دیر بعد ہی کُمیل داخلی دروازے سے آتا دِکھائی دیا، وہ تھوڑا اُلجھا اُلجھا دِکھائی دیتا تھا۔

یار گھبراہٹ سی ہو رہی تھی، نیند ہی نہیں آئی، اسی لئے ابھی ہی آگیا۔

www.novelsclubb.com

سب کے ستے ہوئے چہرے دیکھ کر اسے کچھ ہونے کا احساس ہوا لیکن کچھ نہیں بولا

سب لوگ افطاری کرنے کے لئے بیٹھ چکے تھے لیکن کسی کے حلق سے پانی بھی نہیں گزر رہا تھا۔

کُمیل کا دل ڈوب رہا تھا۔

کُمیل بیٹا کچھ کھالو مرینہ بیگم نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، لیکن اُسنے پلیٹ پرے دھکیل دی

نہیں کھانا مجھے کچھ بھی، کیا ہوا ہے آپ سب ایسے بی ہیو کیوں کر رہے ہیں؟

بابا بھی آنے والے تھے نا۔۔اب تک کیوں نہیں آئے وہ؟ کچھ ہوا ہے تو آپ سب بتا سکتے ہیں مجھے میں سٹرونگ ہوں، ہینڈل کرلوں گا۔ لیکن اب اگر آپ سب مزید چُپ رہے تو میرا دل پھٹ جائے گا۔

یہ الفاظ کُمیل کے مُنھ سے کیسے ادا ہوئے تھے یہ بس وہی جانتا ہے، وہ دل ہی دل میں کچھ نہ ہونے کی دُعائیں کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ابراہیم صاحب نے اُسے فرہاد صاحب کی شہادت کے بارے میں بتایا۔

اُسکے کان سائیں سائیں کر رہے تھے آس پاس کی کوئی آواز اُسے سُنائی نہیں دے رہی تھی۔ کیا وقت کسی پر اتنا ظالم ہو سکتا ہے؟ ارد گرد کے تمام نفوس کو اُس کے زندہ ہونے پر بھی شک ہو رہا

تھا۔وہ ساکت تھا بلکل ساکت جیسے آنکھوں کے سارے آنسو خشک ہو چکے ہوں جیسے کثرتِ گریا نے اُسکے آنسو خشک کر دیے ہوں۔کیوں ہر دفعہ وہی کیوں؟

کائم کچھ بولو تم تو میرے بہادر دوست ہو نا۔ذوفشاں نے اُسکے کندھے کو ہلاتے ہوئے کہا

نہیں یہ ممکن نہیں بی وہ تو آنے والے تھے نا،ایسا نہیں ہو سکتا بابا مجھے چھوڑ کر جا ہی نہیں سکتے بی ،میرے پاس اُن کے علاوہ کوئی جینے کی وجہ نہیں ہے۔سب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔۔۔

موت کا کارواں کبھی رُکتا نہیں ہے،یکے بعد دیگرے لوگ اس کارواں سے جا ملتے ہیں۔

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے☆(سورۃ البقرہ،آیت نمبر 153)

کچھ دیر بعد دائس اور عرش اُنکا جسدِ خاکی لا چکے تھے،کُمیل اب بلکل چُپ تھا،سب چاہتے تھے وہ بولے،رؤئے مگر وہ خاموش تھا بلکل ساکت۔

رات ڈھائی بجے وہ تدفین کر کے آئے تھے۔اپنے ہاتھوں سے اپنی کل کائنات اپنے بابا کو قبر میں اُتارتے ہوئے اُسے احساس ہوا کہ وہ اُن سے بہت دُور جا چکے ہیں۔کیا وہ رہ پائے گا اُن کے بغیر؟ دل نے جواب دیا نہیں۔۔۔

اس وقت کمرے میں چار نفوس موجود تھے عرش، دائس، کُمیل اور ذوفشاں۔کمرے میں گہری خاموشی تھی، کُمیل کی تیز ہوتی دھڑکنوں کی آواز وہاں موجود تینوں نفوس باخوبی سُن سکتے تھے۔یہ خاموشی ہی تو قیامت تھی،اُن تینوں کے دل اپنے عزیز دوست کو دیکھ کر کٹ رہے تھے۔

اِس سے پہلے عرش کچھ بولتا کُمیل کی اگلی حرکت نے اُسے ساکت کر دیا،وہ اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔عرش ساکت تھا، جیسے ساری دنیا تھم گئی تھی،اگر کچھ سنائی دے رہا تھا تو وہ اپنے عزیز جان دوست کی سسکیاں تھیں،اُسکی ہچکیاں تھی۔

www.novelsclubb.com

دائس، عرشام اور ذوفشاں جو کُمیل کے سامنے نہ رونے کا عہد کیے ہوئے تھے،اُن کی آنکھوں سے بھی زار و قطار آنسو بہہ رہے تھے۔ذوفشاں با قاعدہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

میں آج یتیم ہو گیا عرش۔۔۔ ہچکیوں کے درمیان کُمیل بامشکل بولا،اُس کے ایسے کہنے پر تینوں کی دل کی دنیا تہس نہس ہو گئ تھی۔ کُمیل کو ایسے دیکھنا اُنہیں اندر ہی اندر مار رہا تھا۔

یہ فرہاد صاحب کی شہادت کے تیسرے روز کی بات ہے رات کے اندھیرے میں ایک بڑی کالے رنگ کی گاڑی ابراہیم ہاوس کے باہر آکر رُکی۔اُس گاڑی میں سے ایک عورت بڑی شان سے باہر نکلی سفید رنگ،اُنگلی میں موجود ہیرے کی انگوٹھی دُور سے چمک رہی تھی،وہ جو کوئی بھی تھی بہت حسین تھی،اُس کے ہمراہ دو چھوٹے بچے بھی تھے۔یہ کونسا نیا امتحان تھا؟آخر وہ عورت کون تھی؟

www.novelsclubb.com

<u>ماضی:</u>

میں تمہارے ساتھ مزید نہیں رہ سکتی، مجھے بس طلاق چاہیئے، وہ نسوانی آواز زیادہ اُونچی نہیں تھی لیکن وہ الفاظ، اُن الفاظ سے فرہاد صاحب کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔اُن کی آنکھیں نم تھیں۔

عابدہ کچھ تو خیال کرو، ابھی ہماری شادی کو دیر ہی کتنی ہوئی ہے۔فرہاد صاحب اپنی زوجہ کو سمجھاتے ہوئے بولے

(یہ فرہاد صاحب اور عابدہ کی شادی کے کچھ ماہ بعد کی بات ہے جب وہ دونوں کسی عزیز کی شادی پر گئے تھے۔وہاں اُن کی ملاقات نامی گرامی بزنس مین آیاز صاحب سے ہوئی تھی، جو پہلی نظر میں عابدہ کو اپنا دل دے بیٹھے تھے۔لیکن عورت کو چاہیئے ہی کیا ہوتا ہے توجہ؟ہاں صرف توجہ

۔

www.novelsclubb.com

آیاز ہی فرہاد صاحب اور عابدہ کی طلاق کی وجہ بنا۔)

عابدہ میرا نہیں کم از کم ہماری آنے والی اولاد کا تو خیال کرو، یہ ظلم مت کرو اُس کے ساتھ، اُسے بروکن فیملی کے ٹروما سے مت گزارو

میرا فیصلہ اٹل ہے فرہاد، تم طلاق نہیں دینا چاہتے تو ٹھیک ہے میں خلع لے لونگی۔

فرہاد صاحب تو بس ساکت اپنی بیوی کو دیکھ رہے تھے جس سے اُنہوں نے بہت محبت کی تھی۔

لیکن جانے والوں کو کوئی نہیں روک سکتا، فرہاد صاحب بھی نہیں روک سکے، اور عابدہ کو جانے دیا

کُمیل کی پیدائش کے بعد دونوں کی طلاق ہوگئی۔ فرہاد صاحب کا دل زخمی تھا لیکن وقت ہر زخم پر مرہم ثابت ہوتا ہے۔

کُمیل چھ ماہ کا تھا جب عابدہ اُسے فرہاد صاحب کے پاس چھوڑ گئیں اُنکا کہنا تھا کہ آیاز کسی اور کا خون نہیں سنبھال سکتا۔

عابدہ کے الفاظ نے فرہاد کے دل کو کچل دیا تھا لیکن اب مرہم اُن کے پاس تھا، اُن کا بیٹا کُمیل فرہاد۔

کچھ دنوں بعد ہی فرہاد صاحب کی پوسٹنگ ایبٹ آباد ہو چکی تھی، اُنکا گھر ابراہیم ہاوس کے سامنے والا تھا۔

جب ڈاکٹرز نے فرہاد صاحب کو کُمیل کے ایستھما کے بارے میں بتایا تو اُنہیں اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔اُنکے بیٹے کو ابھی مزید اور کن امتحانوں سے گزرنا تھا؟

ابراہیم صاحب کے کہنے پر وہ کُمیل کو مرینہ بیگم کے پاس لے گئے، مرینہ بیگم کو اس بچے پر ٹوٹ کر پیار آیا وہ اُنہیں اپنے بچے سے بھی زیادہ عزیز ہو گیا تھا

مرینہ نے بچپن میں کُمیل کو فیڈ کروایا تھا، ذوفشاں اور کُمیل رضائی بہن بھائی تھے۔مرینہ کی کُمیل میں جان بستی تھی اور کُمیل بھی اُن سے گہری دلی وابستگی رکھتا تھا۔اسی بنا پر وہ اُنہیں شیریں گل کہتا تھا۔

کُمیل زیادہ تر وقت اُن کے ساتھ گزارتا تھا، لیکن اُس نے ہمیشہ اپنی ماں کی کمی محسوس کی تھی وہ اُن سے محبت کرتا تھا لیکن کچھ خواہشیں اور کچھ خواب ادھورے ہی رہتے ہیں، اُنکا ادھورا رہنا ہی مقصود ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

کُمیل، دائس، عرش اور ذوفشاں میں بہت گہری دوستی ہو چکی تھی، کُمیل اُن کے ساتھ رہتے ہوئے اپنی زندگی کے اندھیروں کو بھولنے لگا تھا۔

لیکن زندگی کے سفر میں آنے والا اندھیرا کسی غار کا اندھیرا نہیں بلکہ سورنگ کا ہوتا ہے جس کے آخری سرے پر ہمیشہ روشنی ہوتی ہے۔

حال:

وہ بڑی شان سے ابراہیم ہاوس میں داخل ہوئیں، چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ۔ابراہیم ہاوس کے مکین اُنہیں یہاں دیکھنے کی توقع نہیں کرسکتے تھے۔

رات کی خنکی، سرد ہوائیں، اور اندھیرا وہ درخت اس اندھیرے میں اور بھی ڈراؤنے معلوم ہوتے تھے، مکمل خاموشی کا راج تھا ایسے میں کہیں سے ایک آواز آرہی تھی، ہاں کسی کی ہچکیوں کی آواز۔۔۔

کہاں ہو کائم جلدی گھر آؤ، عابدہ آنی تم سے ملنے آئی ہیں۔

وہ اس وقت فرہاد صاحب کی قبر پر تھا، اُس نے اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کیے اور جلدی آنے کا کہہ کر فون بند کر دیا۔

بابا! اب کیوں آئی ہیں وہ؟ اب مجھے ضرورت نہیں رہی اُن کی، میری زندگی میں موجود ہر اندھیرے کی وجہ وہ ہیں۔ آج بھی اندر کہیں مجھے اپنی ماں سے محبت ہے کاش وہ نہ جاتیں، کاش وہ آپ کو اور مجھے اکیلا کر کے نہ جاتیں۔ بابا آپ واپس آ جائیں، مجھے آپ کی گود میں سر رکھ کر سونا ہے بابا میں کئی دنوں سے نہیں سویا، مجھے خوف آتا ہے بابا جان، مجھے ڈر لگتا ہے پلیز کم بیک پلیز۔۔۔ وہ ہچکیوں کے درمیان مسلسل بول رہا تھا، کچھ تھا جو اُس کے اندر ٹوٹ رہا تھا، اُس کی آنکھوں سے آنسو کسی سیلاب کی طرح بہہ رہے تھے، اُن کا بہہ جانا ہی مناسب تھا۔ رونے سے دل نرم ہو جاتا ہے، جب تک دل کا غبار نہ نکلے تو دل بے چین رہتا ہے۔

www.novelsclubb.com

سید کُمیل حیدر آج چاہتا تھا کہ اُس کا دل نرم ہو جائے۔۔۔

اپنے عزیز جان بابا کی آرام گاہ کو آخری نگاہ دیکھتے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا۔

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اُسکی سٹیرنگ پر گرفت بہت سخت تھی،اُس کی آنکھیں سرخ تھیں،ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے،وہ ٹوٹنا نہیں چاہتا تھاہاں وہ مضبوط تھا،وہ نہیں ٹوٹے گا۔

گھر کے سامنے گاڑی روک کر اُسنے اپنے تاثرات نارمل کئے،اپنے اندر برپا طوفان کو قابو کرتے ہوئے وہ گھر کے اندر داخل ہوا۔

انسان کو کچھ بھی نہیں بھولتا مگر بہت بار یہ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اُسے کچھ بھی یاد نہیں۔

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com